سوال

(255) پلاٹ کی صورت میں ترکہ کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم پانچ بھائی اور تین بہنیں ہیں اور ایک بہن والدین کی زندگی میں ہی فوت ہو چکی تھی، اس کی اولاد موجود ہے، بڑے تینوں بھائیوں کی شادی ہو چکی ہے۔ وہ والدین سے الگ رہتے ہیں، والد محترم نے قرض لے کر کسی شہر میں جگہ خریدی اور اس کی رجسٹری بھی ان کے نام ہے۔ چھوٹے دو بھائیوں نے محنت مزدوری کر کے والد محترم کا قرضہ اتارا اور جگہ کی تعمیر پر اٹھنے والے اخراجات برداشت کیے۔ اس کے علاوہ بہنوں کی شادیاں بھی کیں۔ اس میں بڑے بھائیوں کا کوئی حصہ نہیں ہے، جب عمارت پر اخراجات کی بات ہوتی تو والد محترم کہتے کہ اس میں اسی کا حصہ ہوگا جس نے خرچ کیا ہے۔ اب والدین فوت ہو چکے ہیں اس شہری مکان کے متعلق اب بھائیوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اس میں فلاں فلاں کا حصہ ہے۔ براہ کرم اس کا کوئی ایسا شرعی حل بتائیں کہ والد محترم پر بھی کوئی بوجھ نہ ہو اور کسی بھائی کی حق تلفی بھی نہ ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تقسیم جائیداد کے سلسلہ میں چند چیزوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

مرنے کے بعد ہر قسم کی جائیداد قابل تقسیم ہوتی ہے، خواہ وہ وراثت کے طور پر ملی ہو یا محنت کر کے اسے اپنی جائیداد میں شامل کیا ہو، یہ ذہن غلط ہے کہ صرف وہ ترکہ قابل تقسیم ہوتا ہے جو وراثت کے طور پر ملا ہو۔

جائیداد سے ان رشتہ داروں کو حصہ ملتا ہے جو وفات کے وقت بقید حیات ہوں، اگر کوئی رشتہ دار پہلے فوت ہو چکا ہے تو اس کا حصہ نہیں رکھا جاتا اور نہ ہی اس کی اولاد کو منتقل ہوتا ہے۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں جو بہن والد کی زندگی میں فوت ہو چکی تھی اسے کچھ نہیں ملے گا اور نہ ہی اس کی اولاد کو کچھ دیا جا سکتا ہے۔ ہاں، اگر بھائی چاہیں تو اپنے حصے سے انہیں دے سکتے ہیں۔

مرنے والے کی جائیداد سے حصہ لینے کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ کون والد کا خدمت گزار تھا اور کون اس خدمت سے پیچھے رہتا تھا۔ البتہ شادی کے بعد والدین کی خدمت کا فریضہ ساقط نہیں ہو جاتا کہ وہی بچے والدین کی خدمت کریں جو اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس لئے صورت مسئولہ میں وہ مکان مشترکہ طور پر تقسیم ہوگا جس کی یہ صورت ہوگی کہ اس کی موجودہ مارکیٹ کے مطابق قیمت لگائی جائے، پھر اسے بارہ حصوں میں تقسیم کر کے دو، دو حصے ہر ایک بیٹے کو اور ایک ایک حصہ ہر ہر بیٹی کو دے دیا جائے، اگر اور کوئی جائیداد ہے تو اسے بھی اسی شرح سے تقسیم کیا جائے۔

چونکہ اس جگہ کی خریداری پر لیا گیا قرضہ چھوٹے دو بھائیوں نے اتارا ہے اور تعمیر پر اٹھنے والے اخراجات انہوں نے برداشت کئے ہیں، اس لئے قرضہ اور تعمیر کے اخراجات دیگر ورثا کی طرف سے انہیں ادا کر دیے جائیں۔ اس کے بعد مکان میں انہیں شریک کیا جائے، ان پر زیادتی کسی صورت میں نہیں ہونی چاہیے۔ انہیں بھی چاہیے کہ جو اخراجات انہوں نے تعمیر کے سلسلہ میں برداشت کئے ہیں انہیں دیانت داری کے ساتھ ظاہر کیا جائے۔

والد محترم نے زندگی میں جو کہا تھا کہ اس مکان میں وہی شریک ہو گا جس نے اس کے اخراجات برداشت کئے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے اسے کسی صورت میں بنیاد نہ بنایا جائے۔

بہنوں کی شادیوں پر جو اخراجات ہوئے ہیں انہیں مکان کی مجموعی قیمت سے منہا نہ کیا جائے، یہ ایک ذمہ داری تھی جسے ادا کیا گیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:277